ولادیمیر زیلنسکی مسلمانوں کے لیے امریکہ کے ساتھ اتحاد کی حماقت کا ایک سبق ہے

خبر:

24اکتوبر کو فاکس بزنس (Fox Business) نے رپورٹ کیا کہ روسی ڈیزل لے جانے والے ایک آئل ٹینکر کے جہاز سے باخبر رہنے والے ڈیٹا کے مطابق، وقفے وقفے سے ایسے سگنل موصول ہوئے جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ امریکہ کی جانب جا رہا ہے۔ یہ پیش رفت ممکنہ طور پر روس سے امریکہ کو براہِ راست ڈیزل کی ترسیل دوبارہ شروع ہونے کی علامت ہے، ایسے وقت میں جب صدر ٹرمپ عالمی منڈیوں میں روسی ایندھن کی رسد بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

https://www.foxbusiness.com/politics/first-russian-diesel-tanker-heads-new-york-after-trumps-deal-putin-lower-fuel-prices

تبصرہ:

پاکستان کے عملاً حکمران عاصم منیر کی جانب سے ٹرمپ کو ایران کے ساتھ جنگ کے دلدل سے نکلنے کا راستہ فراہم کرنے میں ناکامی کے بعد، ٹرمپ نے مدد کے لیے روس کے صدر پیوٹن کا رخ کیا ہے، جبکہ یوکرین کے صدر زیلنسکی کو عین اس وقت بے یار و مددگار چھوڑ دیا ہے جب انہیں امریکی مدد کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔

9اکتوبر 2026 کو امریکی صدر ٹرمپ نے اعلان کیا کہ انہوں نے اپنے روسی ہم منصب پیوٹن کے ساتھ ایک معاہدہ کیا ہے، جس کے تحت ماسکو فوری طور پر عالمی منڈیوں میں ڈیزل فراہم کر سکتا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اس کے نتیجے میں امریکی عوام، بلکہ پوری دنیا کے لیے ڈیزل کی قیمتیں ریکارڈ رفتار سے اور تیزی کے ساتھ کم ہوں گی!

اس کے بعد، 17 اکتوبر 2026 کو ٹرمپ نے ایک صدارتی حکم نامے پر دستخط کیے، جس کے ذریعے روس پر عائد پابندیاں معطل کر دی گئیں۔ اس اقدام کا جواز قومی مفادات کو قرار دیا گیا۔ امریکی محکمۂ خزانہ نے اعلان کیا کہ روسی ڈیزل کی برآمدات پر عائد پابندیاں ایک عمومی اجازت نامے کے تحت معطل کی جا رہی ہیں، جس کی مدت اپریل 2027 تک ہوگی۔

ٹرمپ نے یہ اقدام اس حقیقت کے باوجود کیا کہ امریکہ نے روس پر پابندیاں اس کی یوکرین کے خلاف جنگ لڑنے کی صلاحیت کو کمزور کرنے کے لیے عائد کی تھیں۔ مزید یہ کہ ٹرمپ نے زیلنسکی سے بھی منہ موڑ لیا۔

10اکتوبر 2026 کو صحافیوں کے ساتھ ایک ملاقات کے دوران ٹرمپ نے ایک چونکا دینے والا بیان دیا: ''میرا خیال ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ یوکرین کو ایک نیا صدر ملے۔''

ٹرمپ نے یوکرین کی افواج کو بھی عین اس وقت اندھا کر دیا جب انہیں امریکی مدد کی اشد ضرورت تھی۔ اس نے اس سیٹلائٹ نظام تک یوکرین کی رسائی محدود کر دی جس کی سہولت پہلے اسے فراہم کی گئی تھی۔ 15 اکتوبر 2026 کو رائٹرز (Reuters) نے رپورٹ کیا: ''یوکرین کی جانب سے میدانِ جنگ میں مواصلات اور ڈرون آپریشنز کے لیے استعمال ہونے والے ایک سیٹلائٹ نظام کو محدود کرنے کا حکم وائٹ ہاؤس کے اندر سے آیا تھا، یہ بات دو امریکی حکام اور ایک مغربی عہدیدار نے بتائی، جنہیں اس معاملے کے بارے میں آگاہ کیا گیا تھا۔''

یوں زیلنسکی نے امریکہ کے ساتھ اتحاد کے تلخ نتائج بھگت لیے۔ امریکہ نے پہلے اسے روس کے خلاف جنگ لڑنے کے لیے گرین سگنل دیا، اسے مدد فراہم کی اور روس کو مفلوج کرنے کے لیے اقدامات کیے۔ لیکن زیلنسکی کی غلطی کی پوری قیمت یوکرین کی فوج، معیشت اور عوام ادا کر رہے ہیں۔ اب، جب امریکی مفادات بدل چکے ہیں، تو ٹرمپ روس کو مضبوط اور یوکرین کو کمزور کر رہا ہے۔

جہاں تک پیوٹن کا تعلق ہے، اس کی سیاسی سوچ کی کمزوری بدستور اس کی قوم اور فوج کے لیے ایک بوجھ بنی ہوئی ہے۔ کیا پیوٹن بھول گیا کہ امریکہ نے شام میں اپنے ایجنٹ بشار الاسد کی حمایت کے لیے روس کو کس طرح استعمال کیا، اور پھر جیسے ہی اسے اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے احمد الشرع مل گیا، اس نے روس کو شام سے باہر کر دیا؟

کیا پیوٹن یہ بھی بھول گیا کہ امریکہ نے یوکرین کے ساتھ جنگ کو ہوا دی؟ یہ ایک ایسی طویل جنگِ استنزاف (War of Attrition) ہے جس نے روس کو ایک بڑی عالمی طاقت کی صلاحیتوں سے محروم کرکے کہیں محدود صلاحیتوں والی درمیانے درجے کی طاقت بنا دیا ہے۔

اس سب کے باوجود، پیوٹن نے اپنے وزیرِ خارجہ سرگئی لاوروف کو ایران بھیجا تاکہ ایران کو امریکہ کے ساتھ مذاکرات کے جال میں پھنسایا جا سکے۔ روسی وزارتِ خارجہ نے 19 اکتوبر 2026 کو تہران میں ایرانی وزیرِ خارجہ عباس عراقچی کے ساتھ مذاکرات کے بعد ہونے والی مشترکہ پریس کانفرنس میں لاوروف کے بیان اور صحافیوں کے سوالات کے جوابات سے متعلق تفصیلات جاری کیں۔ اس موقع پر لاوروف نے کہا: ''میں نے باہمی طور پر قابلِ قبول مذاکراتی حل تلاش کرنے میں مدد دینے کے لیے اپنے ملک کی آمادگی کا اعادہ کیا۔''

اے مسلمانو!

نہ زیلنسکی اور نہ ہی پیوٹن امریکہ کے ساتھ اتحاد کے تلخ نتائج سے سبق سیکھنے کے لیے تیار ہیں، حالانکہ اس اتحاد نے ان کے ممالک اور خطوں کو تباہی سے دوچار کیا ہے۔ ان کی سوچ محدود ہے، کیونکہ انہوں نے سرمایہ دارانہ نظام اور اس کے تصورِ بین الاقوامی تعلقات کو اپنا لیا ہے۔ مزید برآں، سابق کمیونسٹ ریاستیں ہونے کی وجہ سے انہیں سرمایہ دارانہ نظام کے تحت بین الاقوامی تعلقات کے میدان میں امریکہ کے مقابلے میں سیاسی تجربہ بھی کم حاصل ہے۔

اگر ان کے پاس بین الاقوامی تعلقات کو دیکھنے کا کوئی متبادل نظریہ ہوتا، تو شاید دونوں ریاستیں امریکہ کے ساتھ اپنے تمام تعلقات ختم کرکے اس سے کنارہ کش ہو جاتیں۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کے ساتھ معاملات کرنا نقصان، دھوکے اور دوغلے پن کے دروازے کھولتا ہے، جبکہ امریکہ کو عالمی سطح پر ایک قابلِ نفرت اور تنہا ریاست بنا دینا تمام ریاستوں کو اس کے شر سے محفوظ رکھنے کا راستہ ہے۔

جہاں تک عاصم منیر جیسے امریکہ کے ایجنٹوں کا تعلق ہے، تو امریکہ سے ان کی وابستگی ایسی ہے جیسے ایک غلام اپنے آقا سے چمٹا رہتا ہے۔ وہ کبھی سبق نہیں سیکھیں گے، کیونکہ ان کی وفاداری اپنی قوم کے بجائے امریکیوں کے ساتھ ہے۔

لیکن اے مسلمانو! امریکہ کے ساتھ تمام اتحاد ختم کرنے میں ایک ایسی حکمت پوشیدہ ہے جو انسانی عقل و دانش سے کہیں برتر ہے۔ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ، الحکیم (کمال حکمت والے) کی وحی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے خبردار فرمایا: ﴿مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا مِن دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾ ''جن لوگوں نے اللہ کو چھوڑ کر دوسرے سرپرست بنا لیے ہیں، ان کی مثال مکڑی جیسی ہے، جس نے ایک گھر بنا لیا۔ اور یقیناً تمام گھروں میں سب سے کمزور گھر مکڑی کا گھر ہے، کاش کہ وہ جانتے ہوتے۔'' (سورۃ العنکبوت، 29:41)

کفار کے ساتھ اتحاد و وابستگی کی ممانعت، شریعت کے تصورِ بین الاقوامی تعلقات کا ایک بنیادی ستون ہے۔ لہٰذا، امریکہ کے ایجنٹوں سے اپنے فیصلے کرنے کا اختیار واپس لو اور اپنی سرزمینوں میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی حاکمیتِ تشریعی قائم کرو۔ اس مقصد کی جانب پہلا عملی قدم یہ ہے کہ تم اپنی افواج سے مطالبہ کرو کہ وہ خلافتِ راشدہ کے قیام کے لیے حزب التحریر کو نصرت فراہم کریں، تاکہ نبوت کے نقشِ قدم پر خلافتِ راشدہ قائم کی جا سکے۔

مصعب عمیر، ولایہ پاکستان